پُرگوہر

اردو ترجمہ

مرآت العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

مرتبہ
سید محمد سعید رح

ترجمہ
صاحبزادہ غلام نظام الدین رح ایم اے مروی

سیرت فاؤنڈیشن ۔ لاہور

اعلیٰحضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

مرتبہ

سیّد محمّد سعید رح

ترجمہ:

صاحبزادہ غلام نظام الدین، ایم اے مرولی

۲۰۰۶

نصر اقبال قریشی

نے سیرت فاؤنڈیشن

لاہور سے شائع کی

تعداد : پانچ سو

طابع : قاسم حمزہ پرنٹرز، لاہور

قیمت 275/

تقسیم کار:

دربار بک شاپ، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون: ۷۲۱۳۶۶۳

المعارف، گنج بخش روڈ، لاہور

ضیاء القرآن، گنج بخش روڈ، لاہور ● ضیاء القرآن، اُردو بازار، لاہور

ضیاء القرآن، اُردو بازار، کراچی

نظامی کتب خانہ، دربار حضرت بابا فریدالدین گنج شکرؒ، پاکپتن شریف

اسلامک بک کارپوریشن، فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک، راولپنڈی

کشمیر بک ڈپو، تلاگنگ روڈ، چکوال ● نیب لاء بک ہاؤس، ٹرنر روڈ، لاہور

مجلس ۳

تعظیم و تکریمِ سادات

بُدھ رات کو نیاز حاصل ہُوا۔ مولوی غلام محمد گجراتی تونسوی، صاحب زادہ شجاع الدین صاحب، عبد اللہ درویش، سید احمد درویش اور دوسرے یارانِ طریقت بھی حاضر تھے۔ اس مرتبہ سادات کی تعظیم کے بارے میں گفتگو چل نکلی۔

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ سید کی تعظیم دوسروں پر واجب ہے۔ بندہ نے عرض کیا کہ اگر سید زادہ خلاف شرع کرتا ہو، تو اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ فرمایا۔ اس صورت میں بعض علماء کے نزدیک تعظیم جائز نہیں، لیکن فقیر کے خیال میں سادات کی تعظیم محض رسولِ خدا کی نسبت کی وجہ سے کرنی چاہیئے نہ کہ ان کے علم اور تقوے کی وجہ سے۔

اسی طرح "سفینۃ الاخبار" میں خدا بخشہ متخلص بہ میر بانی زنجانی (جو مؤلف کے جدِ امجد تھے) لکھتے ہیں کہ ایک دن ایک علوی نشے میں دھت، شیخ شہاب الدین سہروردی کی مجلس میں آنکلا۔ شیخ نے اُٹھ کر اُسے لیا۔ حلقہ نشینوں نے کہا، حضور یہ علوی تو فاسق ہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا یہ شاہزادہ صاحب فضیلت ہے اور اس کے بارے میں تمہیں ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے۔ حاضرین نے پوچھا کہ یہ کس طرح صاحبِ فضیلت ہے؟ آپ نے فرمایا خدا نے اسے شرف و بزرگی عطا کی ہے۔ قرآن کے تمام حروف افضل ہیں اگرچہ اس میں قہر و غضب کی آیات اور ابوجہل، فرعون اور نمرود کے نام بھی آئے ہیں اور ابلیس کا ذکر بھی آیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں۔ اس لیے افضل ہیں۔ یہی معاملہ سادات کا بھی ہے، خواہ ان میں برائیاں بھی برائیاں ہوں، چونکہ وہ رسولِ خدا صلعم سے متعلق ہیں۔ اس لیے کسی کو ان پر فضیلت

نہیں۔ اس امت کے لیے سادات کی تعظیم دو سبب سے ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ جزوِ رسول (ص) ہیں، اور علم و تقویٰ کو رسالت پر فوقیت نہیں۔ دوسرے یہ کہ رسولِ خدا (ص) کے عزیز اور پروردہ ہیں۔ اگر ان میں سراسر فسق و فجور ہو، پھر بھی اعمال سے قطعِ نظر، اتباعِ رسول (ص) کی رو سے سادات کا احترام ضروری ہے۔

اس موقع پر بندہ نے عرض کیا کہ یہ حدیث

اکرموا و وقروا اولادی	میری اولاد کی تعظیم و تکریم کرو خواہ
الصالحون للہ والطالحون لی۔	وہ صالح ہو خواہ غیر صالح۔

موضوع ہے یا صحیح ہے؟

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ ان دنوں جب میں تحصیلِ علم کی خاطر موضع کھنڈ میں قیام پذیر تھا، ایک عالم وہاں آیا اور اس نے وعظ کرنا شروع کر دیا۔ اور دورانِ وعظ غیر متشرع سادات کو بڑی لعنت ملامت کی۔ کھنڈ کے ایک عالم سید نے اس سے بحث کی اور کہا تم جو غیر متشرع سادات کو برا بھلا کہتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنحضرت (ص) نے ان کے بارے میں اکرموا و وقروا اولادی فرمایا ہے۔ اس عالم نے کہا ہاں رسولِ خدا (ص) نے سادات کی تعظیم کا حکم دیا ہے۔ لیکن ایک تو اس حدیث کو ملا علی قاری نے موضوع قرار دیا ہے اور دوسرے یہ کہ حدیث میں لفظ طالحون لی آیا ہے نہ کہ کافرون لی اور اس زمانے بعض سید جو رافضی ہو چکے ہیں۔ طالحون کی حد سے گزر کر کافرون کے گرداب میں غرق ہیں۔ لہٰذا ان کی تعظیم بھی واجب نہ رہی۔

اس کے بعد فرمایا کہ ایک سید مسمیٰ فیض علی موضع کھنڈ میں آیا اور کچھ عرصہ وہیں رہا۔ اس کے کردار میں کسی قسم کا فتور نہ تھا۔ لیکن جب وہ کابل گیا تو اس سے رفض کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ دوست محمد امیرِ کابل کو جب اس امر کی اطلاع ہوئی تو اس نے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ فیض علی کو پھانسی دی گئی اور اس کی لاش تین دن تک بازار میں لٹکی رہی تاکہ دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت حاصل ہو۔

بندہ نے عرض کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سیّد وہ ہے جو خوبصورت ہو۔ کیا یہ قول صحیح ہے؟

ارشاد ہوا کہ جب سیّد جلال الدین بخاری مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ شریف پہنچے تو روضۂ اطہر کے مجاوروں نے ان کی قوم دریافت کی۔ انہوں نے کہا میں سیّد ہوں۔ مجاوروں نے کہا سیادت کی علامت مثلاً خوبصورتی وغیرہ تو آپ میں نظر نہیں آتی۔ طویل سفر طے کرنے کی وجہ سے آپ کا رنگ سیاہی مائل ہو گیا تھا۔ مجاوروں نے کہا آپ صاف صاف کہہ دیں کہ میں غیر سیّد ہوں۔ سیّد موصوف نے کہا ایسا میں ہرگز نہیں کہوں گا کیونکہ اس طرح میں ملعونوں کے زمرے میں شامل ہو جاؤں گا۔ کیونکہ آنحضرت (ص) نے فرمایا ہے۔

لعنۃ اللّٰہ علی الداخلین والخارجین	اپنی قوم و نسب کو چھوڑ کر دوسری قوم اور نسب اختیار کرنے والوں پر خدا کی لعنت!

مجاوروں نے کہا اگر آپ کا دعوےٰ برحق ہے تو روضۂ اقدس کے سامنے آپ ندا کریں۔ اگر روضہ مبارک سے جواب آیا تو ہم آپ کا دعوےٰ تسلیم کریں گے۔

سیّد موصوف متوجہ الی اللہ ہوئے اور روضۂ اقدس کے سامنے کھڑے ہو کر انہوں نے انتہائی نیاز مندی سے کہا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ روضے شریف سے لبیک یا ابنی کی صدا آئی۔ اس پُرسرور، موج نور، جان پرور اور سامعہ نواز آواز کو سنتے ہی اکثر مجاوروں نے آپ سے بیعت کر لی۔

سیّد صاحب کچھ عرصہ کے بعد مدینہ شریف سے رخصت ہوئے۔ پھر مدت دراز کے بعد آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو روضۂ اطہر کے مجاوروں نے پھر اصرار کیا کہ حسب سابق آپ روضہ مبارک کے سامنے آواز دیں تاکہ ہم لبیک کی ندا سنیں۔ سیّد صاحب نے فرمایا اب تو گناہوں کی وجہ سے میرا نامۂ اعمال سیاہ ہو چکا ہے۔ ممکن ہے میرا ہدیہ نیاز قبول بھی ہو یا نہ ہو۔ لیکن جب مجاوروں کا اصرار حد سے بڑھا تو سیّد صاحب

نے آواز دی اور اسی طرح لبیک کی آواز روضۂ مبارک سے برآمد ہوئی۔ مجاور بید محظوظ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اس سے پہلے ہم نے اس قسم کی نفیس و لطیف اور دلنشیں آواز کبھی نہیں سُنی تھی۔ لیکن الحمد للہ آپ کے وسیلے سے ہم اس سے گوش آشنا ہوئے

اسی موقع پر خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ ایک دن خواجہ تونسوی کے خلیفے سید حسین شاہ کابلی نے مجھے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ میں تونسہ شریف جا رہا تھا، موضع اُچھ بلوٹ میں مجھے رات آگئی۔ سید چراغ علی شاہ سجادہ نشین اور وہاں کے دوسرے سید میرے پاس آئے اور انہوں نے میری قوم دریافت کی۔ میں نے کہا سید ہوں۔ انہوں نے کہا سید نہ کہو، کیونکہ افغان قوم سے ہوتے ہوئے سید کا دعوےٰ کرنے سے تو گنہگار ہو جائے گا۔ میں نے کہا اگر اپنے آپ کو سید کہنا گناہ ہے تو تم سات پشتوں سے گنہگار ہو، کیونکہ تم سب اپنے آپ کو سید کہتے چلے آئے ہو۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ باتوں سے باز نہیں آتے تو میں نے اپنے آپ کو اس تنور میں جھونک دیا جو ان کے مکان کے سامنے آگ سے دہک رہا تھا اور کہا کہ جو شخص سیادت کا دعوےٰ کرتا ہے میرے پاس آئے۔ اس سے تمام سید حیران اور شرمندہ رہ گئے اور انہوں نے اپنی سخت کلامی کی معافی مانگی۔

خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ میں نے سید موصوف سے کہا کہ اس طرح کرامتوں کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کرانا صوفیوں کے مسلک میں جائز نہیں۔ سید حسین شاہ نے کہا میں اتنا بے علم تو نہیں لیکن اپنی گلو خلاصی کے لیے میں نے خود ان کو ملزم ٹھہرایا۔

بعد ازاں خواجہ شمس العارفین نے فرمایا کہ اگر ایک سید عبادت و ریاضت پر مداومت کرے تو وہ دوسروں سے زیادہ ترقی کر جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری دنیا میں مشہور و معروف ہیں اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی جو مشائخ کبار اور اولیائے عظام میں سے ہیں اور باوجودیکہ وہ خواجہ اجمیری کے پیر ہیں لیکن انہیں خواجہ اجمیری والی شہرت نہیں ملی۔ اسی طرح حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام خاص و عام جانتے ہیں لیکن شیخ ابوسعید جو ان کے پیر ہیں، اس طرح مشہور نہیں ہیں۔

بعدازاں آپ نے خواجہ تونسوی کے خواب کی تعبیر کا ذکر کیا۔ ایک رات خواجہ تونسوی نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر، پاؤں تلے اور دائیں بائیں قرآن مجید بکھرا پڑا ہے۔ ایک عالم سے آپ نے اس کی تعبیر دریافت کی۔ اس نے کہا مبارک ہو، اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ خواہ کسی حالت میں بھی ہوں آپ کا عمل قرآن شریف کے مطابق ہوگا۔

اس اثنا میں کہ بندہ خواجہ شمس العارفین کی پشت مبارک کو دبا رہا تھا، سید اللہ بخش سر مبارک کی مالش کر رہا تھا۔ سید رسول شاہ جہلمی سر کی طرف اور ایک اور سید آپ کی پائنتی کی طرف بیٹھا تھا۔ چند اور سید مثلاً صالح شاہ صاحب سلطانپوری، فیض شاہ، بادشاہ سکنہ چھام، سید حیدر شاہ صاحب جلالپوری، سید اکرام شاہ صاحب رسول نگری، سید قطب شاہ، سید مزمل شاہ اور دوسرے سید جن کا فرداً فرداً ذکر کرنا مشکل ہے، خواجہ شمس العارفین کے اردگرد بیٹھے تھے۔ آپ نے ہم درویشوں کی طرف منہ کرکے فرمایا الحمدللہ خواجہ تونسوی نے اپنے اردگرد قرآن شریف کو پراگندہ دیکھا اور ہمیں ہر طرف سید ہی سید نظر آتے ہیں اور دونوں کی شرافت و بزرگی میں کلام نہیں۔

اسی موقع پر فرمایا کہ خدا کا کرنا بھی عجیب ہے کہ ہمارے نواحی علاقے کے سید شیعہ ہیں اور ہمیں دشمن سمجھ کر گالیاں دیتے ہیں۔ اور ایسے سید بھی ہیں جو دور دراز کے علاقوں سے آتے ہیں، اہل سنت و جماعت کا مذہب رکھتے ہیں، مشائخ پر عقیدہ رکھتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ کسی شہر میں بلوچ قوم کا ایک شیعہ رہتا تھا۔ اور اصحاب ثلاثہ کے حق میں لغو گوئی کرتا تھا۔ اور ساتھ ہمیں بھی گالیاں دیتا تھا۔ میں نے کہا وہ عجیب احمق ہے ہمیں بغیر دیکھے گالیاں دیتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصے کے بعد اس کی ملازمت موقوف ہوگئی اور وہ بیکار و ذلیل ہو کر مرگیا۔

اسی موقع پر بندہ نے عرض کیا "مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز" کا مصنف کون ہے؟ فرمایا اس کا نام محمد غیاث نوربخش تھا۔ میں نے کہا ان کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہے کہ علم توحید میں وہ صاحب کمال تھے۔ خواجہ شمس العارفین نے فرمایا اس

قسم کا اعزاز سادات ہی کا حصہ ہے۔ وہ جس کام کو شروع کرتے ہیں اس کو کمال تک پہنچا کر چھوڑتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اس زمانے کے سادات میں یہ اوصاف نظر نہیں آتے۔ آپ نے فرمایا سادات میں سے جو صاحبان ہمارے پاس آئے ہیں ہم نے ان میں سے کسی کو اوصاف حمیدہ سے بے بہرہ نہیں پایا بلکہ وہ اپنی صلاحیتوں کی پرورش کرکے منزل مقصود تک پہنچے ہیں۔

پھر فرمایا کہ ایک دن حضرت خواجہ تونسوی فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی ہمارے اس ٹیلے پر آیا ایمان سے خالی نہ گیا بلکہ نور معرفت سے اس کا ایمان کمال تک پہنچ گیا۔

اس موقع پر بندہ نے عرض کیا کہ لفظ آل کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟ - خواجہ شمس العارفین نے فرمایا یہ لفظ آل رسول اور اولیاء کے درمیان مشترک ہے۔ پھر یہ حدیث پڑھی۔

کل تقی و نقی فھو آلی — ہر متقی اور ہر سید میری آل میں شامل ہے۔